109245-نکاح حلالہ حرام اور باطل ہے

سوال

میرے ایک دوست نے اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دی ہے توکیا میرے لیے جائز ہے کہ اس کی بیوی سے شادی کرکے اسے طلاق دے دوں تاکہ وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہوجائے ؟

پسندیدہ جواب

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تیسری طلاق بھی دے دے تو وہ اس کے لیے حرام ہوجاتی ہے اوراس وقت حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی اورخاوند سے نکاح نہ کرلے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اوراگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تواب اس کے لیے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کرلے}.البقرۃ(230).

اوراس نکاح میں جواسے اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال کرے گا شرط یہ ہے کہ وہ نکاح صحیح ہو، چنانچہ موقت یعنی وقتی اور کچھ مدت کے لیے نکاح (جسے نکاح متعہ بھی کہا جاتا ہے) یا پھر پہلے خاوند کے لیے بیوی کو حلال کرنے کے لیے نکاح کرکے پھر طلاق دے دینا (یعنی نکاح حلالہ) یہ دونوں حرام اور باطل ہیں، عام اہل علم کا یہی قول ہے، اوراس سے عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی.

دیکھیں : المغنی(10/49-50).

نکاح حلالہ کی حرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت ہے.

ابوداود میں حدیث مروی ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالی حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت کرے"

سنن ابوداود حدیث نمبر(2076) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداود میں صحیح قرار دیا ہے.

المحلل : وہ شخص ہے جو حلالہ کرتا ہے تاکہ بیوی اپنے خاوند کے لیے حلال ہوجائے.

المحلل لہ : اس کا پہلا خاوند.

اورسنن ابن ماجہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا میں تمہیں کرائے یا عاریتا لیے گئے سانڈھ کے متعلق نہ بتاؤں ؟

صحابہ کرام نے عرض کیا : کیوں نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ضرور بتائیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ تعالی حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت کرے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1936) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور عبد الرزاق نے مصنف عبد الرزاق میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا :

"اللہ کی قسم میرے پاس جو حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والا لایا گیا میں اسے رجم کر دونگا"

مصنف عبد الرزاق (265/6).

یہ سب برابر ہے اور کوئی فرق نہیں کہ عقد نکاح کے وقت اس مقصد کی صراحت کی گئی ہو اور اس پر شرط رکھی گئی ہو کہ جب اس نے اسے اس کے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دیا تو وہ اسے طلاق دے گا، یا اس کی شرط نہ رکھی ہو، بلکہ انہوں نے اپنے دل میں ہی یہ نیت کر رکھی ہو، یہ سب برابر ہے.

امام حاکم رحمہ اللہ نے نافع سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے عرض کیا :

ایک عورت سے نکاح اس لیے کیا کہ اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کروں نہ تو اس نے مجھے حکم دیا اور نہ وہ جانتا ہے، تو ابن عمر کہنے لگے :

نہیں، نکاح تو رغبت کے ساتھ ہے، اگر وہ تو تجھے اچھی لگے اور پسند ہو تو اسے رکھو، اور اگر اسے ناپسند کرو تو اس کو چھوڑ دو.

وہ بیان کرتے ہیں : ہم تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اسے زنا شمار کرتے تھے.

اور ان کا کہنا تھا : وہ زانی ہی رہینگے چاہے بیس برس تک اکٹھے رہیں.

اور امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ :

ایک شخص نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے دل میں تھا کہ وہ اس عورت کو اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال کریگا، اور اس کا عورت کو علم نہ تھا ؟

تو امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا :

یہ حلالہ کرنے والا ہے، جب وہ اس سے حلالہ کا ارادہ رکھے تو وہ ملعون ہے"

اس بنا پر آپ کے لیے اس عورت سے پہلے خاوند کے لیے حلال کرنے کی نیت سے نکاح کرنا جائز نہیں، اور ایسا کرنا کبیرہ گناہ ہوگا، اور یہ نکاح صحیح نہیں بلکہ زنا ہے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم.